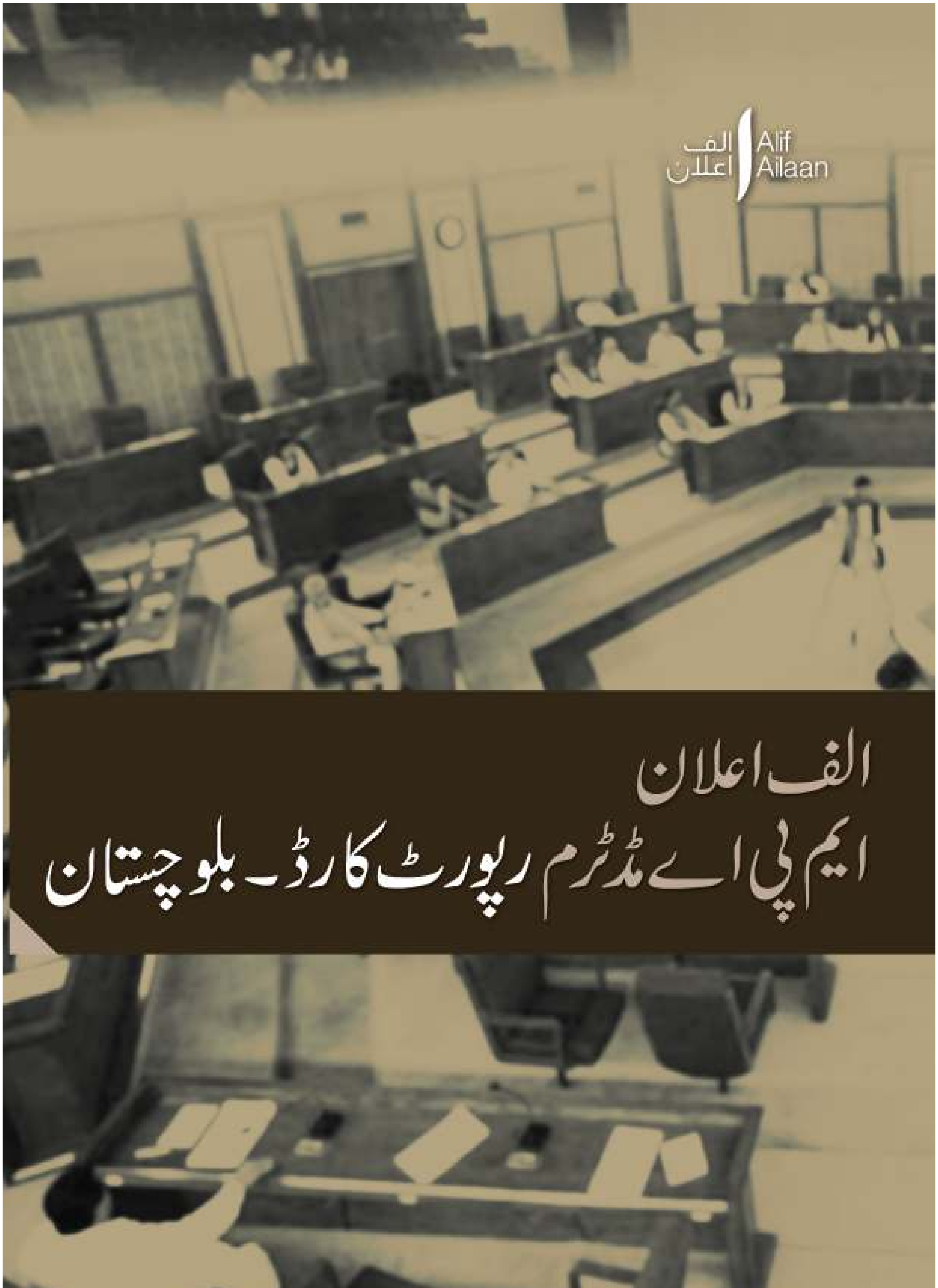

الف اعلان
Alif Ailaan

الف اعلان
ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ بلوچستان

الف اعلان ایم پی اے مڈ ٹرم رپورٹ کارڈ۔ بلوچستان

11 مئی 2011 سے 11 نومبر 2015 تک

11 نومبر، 2015 کو پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی نے اپنا آدھا سفر طے کر لیا ہے۔ الف اعلان نے 2013 کے الیکشن سے لے کر اب تک تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے تمام ممبر قومی اسمبلی اور ممبر صوبائی اسمبلی کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر تمام اسمبلیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس دستاویز میں بلوچستان کے ممبر صوبائی اسمبلی کے رپورٹ کارڈ شامل کیے گئے ہیں۔

ممبر صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کس پیمانے پر کی گئی؟

مندرجہ ذیل چار پیمانوں پر ممبر صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کی گئی

1: اسکولوں میں دستیاب سہولیات کے ذریعے (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو ملے جن حلقوں کے اسکولوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد بنیادی سہولیات جیسے چار دیواری، بجلی، پینے کے پانی اور لیٹرین کی دستیابی میں بہتری دیکھنی میں آئی)۔

2: صنفی مساوات کے لحاظ سے (اسکول میں داخل لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے تناسب یا لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کے تناسب کو صنفی مساوات کا نام دیا گیا۔ سب سے بہتر گریڈز اس حلقے کو دیے گئے جس نے 2013 کے الیکشن سے اب تک صنفی مساوات میں بہتری دکھائی ہے)۔

3: طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کا تناسب (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو دیے گئے جن میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے طالبعلموں کے مقابلے میں اساتذہ کا تناسب بہتر ہوا ہے)۔

4: جماعت دوم اور چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح (ایسے حلقے جن میں 2013 کے بعد جماعت دوم سے چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح میں اضافہ ہوا ہے بہتر گریڈز حاصل کرنے میں کامیاب رہے)۔

اعداد و شمار کی حد بندیاں

گریڈز دینے کا یہ عمل غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ تعلیم کے دستیاب سرکاری اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے یہ گریڈز مقرر کیے گئے ہیں۔ گریڈز دینے کے لیے تعلیم کے ان چار شعبوں کو منتخب کیا گیا جن میں حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اچھے نتائج حاصل کر سکتی ہے۔ ان میں اسکولوں کی عمارت، لڑکے اور لڑکیوں، دونوں کے لیے تعلیم کے برابر مواقع، طالب علموں کو پڑھانے کے لیے اساتذہ کی دستیابی اور تعلیمی نظام کی طالب علموں کو پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آخر میں، حلقے کی سطح پر تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار صرف 2014 تک ہی میسر ہیں اس لیے یہ

گریڈز رواں سال میں تعلیمی صورتحال میں رونما ہونے والی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتے۔

ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے گریڈز کو کس طرح دیکھنا چاہیے؟

ہر ممبر صوبائی اسمبلی نے اسکولوں میں دستیاب سہولیات، صنفی مساوات، طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کی شرح اور تکمیل کی شرح کے لحاظ سے گریڈز حاصل کیے ہیں۔ یہ گریڈز کسی ایک حلقے میں 2013 کے الیکشن کے بعد تمام سرکاری اسکولوں میں ہونے والی تبدیلی کی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گریڈز عام تقسیم کی بنیاد پر مقرر کیئے گئے ہیں۔ سب سے بڑا گریڈ A228 جبکہ سب سے کم گریڈ E ہے۔

کم گریڈ کا یہ مطلب نہیں کہ اس سیاسی حلقے کی تعلیمی صورتحال خراب رہی ہے نہ ہی بہتر گریڈ کا یہ مطلب ہے کہ وہ حلقہ دوسرے حلقوں سے بہتر ہو چکا ہے۔ یہ درجہ بندی سیاسی حلقے میں پچھلے ڈھائی سالوں میں بہتری آنے کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ کم گریڈ کا یہ مطلب ضرور ہو سکتا ہے کہ تعلیمی صورتحال میں بہتری کے لیے مزید کوششیں کی جاسکتی تھیں اور بہتر گریڈ کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے ڈھائی سالوں میں اس حلقے میں تعلیم کی بہتری کے لیے سنجیدہ کوششیں کی گئی ہیں۔

ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ بلوچستان کے اہم نکات

رپورٹ کارڈ کے مطابق بلوچستان اسمبلی کے 51 ممبران میں سے صرف تین ممبران کے حلقوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے قابل ذکر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں تعلیمی لحاظ سے علاقائی تقسیم واضح دکھائی دیتی جہاں صوبے کے جنوبی حصے کے انتخابی حلقوں نے سب سے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبے کے جنوبی حصے کو نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ صرف نوشکی، خاران اور واشک کے انتخابی حلقوں نے مجموعی طور پر A گریڈ حاصل کیا۔ جبکہ قلعہ عبداللہ کے تینوں انتخابی حلقے B گریڈ کے حقدار ٹھہرے۔ بلوچستان کے وزیرِاعلیٰ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے حلقے کو مجموعی طور پر B گریڈ ملا۔ سب سے خراب کارکردگی نصیر آباد کے انتخابی حلقوں میں دیکھنے میں آئی جہاں ایک حلقے کو C اور ایک کو D گریڈ ہی مل سکا۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی نے مجموعی طور پر 'B' گریڈ حاصل کیا ہے۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے اعتبار سے پانچ اضلاع نوشکی، خاران، واشک، کیچ اور کچھی میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اس حوالے سے سب سے خراب کارکردگی نصیر آباد اور پنجگور کے اضلاع نے دکھائی ہے جہاں دونوں اضلاع کے چاروں حلقوں نے D گریڈ حاصل کیا ہے۔ کوئٹہ کے تمام چھ حلقوں نے بالترتیب تین B اور تین C گریڈز لیے ہیں۔ جعفرآباد کا کوئی انتخابی حلقہ C سے بہتر گریڈ حاصل نہیں کر سکا اس کے ساتھ ساتھ لسبیلا کے دونوں حلقے بھی صرف C گریڈ ہی حاصل کر پائے۔ بلوچستان کے انتخابی حلقوں کی اکثریت یعنی 55 فیصد B یا C گریڈ ہی حاصل کر پائی ہے جس یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صوبے کے زیادہ تر اسکولوں میں بنیادی سہولتوں کے حوالے سے بہتری نہیں آئی۔

تکمیل کی شرح

تکمیل کی شرح کے اعتبار سے واحد حلقہ، پی بی۔23، کوہلو، ہی A+ گریڈ حاصل کر پایا ہے۔ پی بی۔14 لورالائی، پی بی۔21 سبی اور پی بی۔29 نصیر آباد تکمیل کی شرح کے حوالے سے سب سے خراب کارکردگی دکھانے والے حلقے ہیں اور ان تمام حلقوں نے اس شعبے میں E گریڈ حاصل کیا ہے۔ پشین کے تین میں سے دو انتخابی حلقوں (پی بی۔9 اور پی بی۔10) نے تکمیل کی شرح میں A گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ وزیرِاعلیٰ کے حلقے (پی بی۔48) کو اس حوالے سے C گریڈ ملا ہے۔ بلوچستان کے 51 فیصد انتخابی حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صوبے میں طلباء کی تکمیل کی شرح کے حوالے سے بہتری آئی ہے۔

صنفی مساوات

صنفی مساوات کے اعتبار سے بلوچستان کے صرف دو حلقوں، پی بی۔5 (کوئٹہ۔5) اور پی بی۔27 (جعفر آباد۔3) میں بہتری آئی ہے۔ اس حوالے سے مولوی معاذاللہ موسیٰ خیل (پی بی۔15 موسیٰ خیل) اور محمد خان لہڑی (پی بی۔29 نصیر آباد) کے حلقوں نے سب سے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ضلع کچھی کے دونوں انتخابی حلقے صنفی مساوات میں D گریڈ حاصل کر سکے ہیں۔ کوئٹہ کے تمام چھ انتخابی حلقے صنفی مساوات میں B سے کم گریڈ حاصل کر پائے۔ قلعہ عبداللہ کے تینوں انتخابی حلقوں نے B گریڈ حاصل کیا ہے۔ وزیرِاعلیٰ کے مشیرِ خزانہ میر خالد لانگو (پی بی۔36، قلات۔1) کے حلقے نے صنفی مساوات کے حوالے سے D گریڈ سکور کیا ہے۔ صنفی مساوات میں بلوچستان کے تمام حلقوں نے کچھ بہتری دکھائی ہے اور 59 فیصد حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا ہے۔

اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب

اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب کے لحاظ سے صوبے کے دونوں شمالی اور جنوبی علاقوں نے ایک جیسی کارکردگی دکھائی ہے۔ قلعہ عبداللہ، لورالائی، جھل مگسی، چاغی، خاران اور واشک کے حلقوں نے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہت زیادہ بہتری دکھائی ہے۔ صوبے کے جنوبی اضلاع، ڈیرہ بگٹی، جعفر آباد، نصیر آباد، کیچ، کوہلو اور سبی کے حلقے صرف D یا E گریڈ حاصل کر پائے ہیں۔ قلعہ عبداللہ کے تینوں حلقوں کو B یا اس سے بہتر گریڈ ملا ہے جبکہ جعفر آباد کے تینوں حلقے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کر پائے ہیں۔ ضلع خضدار کے تینوں حلقوں نے B گریڈ لیا ہے۔ اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب کے حوالے سے پورے صوبے کے 53 فیصد حلقوں نے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بلوچستان میں اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں تھوڑی سی بہتری آئی ہے۔

بہتری کے خواہاں ممبران صوبائی اسمبلی کے لیے تجاویز

بلوچستان کے ہر ممبر صوبائی اسمبلی کی کارکردگی اوسط سے بھی کم رہی ہے حتیٰ کہ A گریڈ حاصل کرنے والے ممبران صوبائی اسمبلی بھی اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں پڑھانا چاہیں گے۔ اس رپورٹ میں گریڈز دینے کے لیے سرکاری اسکولوں کی صورتحال کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔ اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف اسکولوں کی مجموعی صورتحال میں بہتری کی سخت ضرورت ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کی بہتری کے لیے ممبران صوبائی اسمبلی کو بھی تعلیم کو وقت

دینا ہوگا۔اس کے علاوہ ایم پی ایز بہتر رپورٹنگ، شفافیت اور اعداد و شمار کو جمع کرنے کے حوالے سے حکومتی کردار میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ اعداد و شمار جمع کرنا ایک بہت مشکل مشق ہے جس کی ذمہ داری حکومت کو خود لینی چاہیے۔ حکومت کو تعلیمی معیار اور سیکھنے کے معیار کے نتائج کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ دوسرے تعلیمی اعدد و شمار کے جمع کرنے کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اپنا کردار کرنا چاہیے۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنا کر تمام ممبران صوبائی اسمبلی اپنا گریڈ بہتر کر سکتے ہیں۔ بلوچستان حکومت کی طرف سے اعداد و شمار جمع کرنے کے نظام میں بہتری کی کوششیں ایک احسن قدم ہے۔ ممبران صوبائی اسمبلی کو چاہیے کہ اعداد و شمار کے اس نئے نظام میں مزید بہتری لانے کی کوششیں کریں جس سے نا صرف انتظامی اور جغرافیائی بلکہ سیاسی بنیادوں پر بھی اعداو شمار جمع کیے جا سکیں۔

اساتذہ کے سیاسی بنیادوں پر تبادلے اور تقرریوں کی بجائے ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعیناتی سے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری آسکتی ہے اور اس حوالے سے بھی ایم پی ایز اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ممبران صوبائی اسمبلی لڑکیوں کے اسکول داخل ہونے کی حوصلہ افزائی کر کے اور اسکولوں میں جسمانی سزاؤں کو روکنے میں مدد کر کے صنفی مساوات اور تکمیل کی شرح میں اضافہ کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ممبرانِ صوبائی اسمبلی کا حتمی رپورٹ کارڈ 2018 میں شائع کیا جائے گا جب عام انتخابات ہو رہے ہوں گے۔ الف اعلان مہم امید کرتی ہے کہ اس وقت ووٹرز تمام منتخب نمائندوں کا احتساب کریں گے۔

الف اعلان Alif Ailaan

alifailaan.pk | @alifailaan | facebook.com/alifailaan